رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل

روزنامہ

قادیان

ایڈیٹر
غلام نبی

تار کا پتہ
الفضل
قادیان

شرح چندہ
پیشگی

سالانہ عـہ
ششماہی ۸عہ
سہ ماہی ۳ ہے ۱۲

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ۱۸

نمبر ۲۴۰	مطابق ۱۵ اکتوبر ۱۹۳۷ء	یوم جمعہ	مورخہ ۹ شعبان ۱۳۵۶ھ	جلد ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ اکتوبر - خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے :-

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد شریف صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب چک نمبر ۵۶۵ ضلع لائلپور ایک جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجے گئے :-

آج منیر ہاکی ٹورنامنٹ کے چار میچ ہوئے پہلا میچ ایم - اے - او کالج امرتسر کی ٹیم اور احمدیہ سپورٹس کلب (اے) کے درمیان ۸ بجے صبح ہوا جس میں امرتسر کی ٹیم دو گول سے جیت گئی - دوسرا میچ ۱۰ بجے احمدیہ سپورٹس کلب (بی) اور احمدیہ یونین کلب (بی) کے درمیان ہوا جس میں احمدیہ سپورٹس کلب ایک گول سے جیت گیا - تیسرا میچ تین بجے بعد دوپہر ہائی سکول دھاریوال اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے درمیان ہوا - جس میں دھاریوال کی ٹیم ایک گول سے جیت گئی - چوتھا میچ ساڑھے چار بجے شام لوورز ہاکی کلب لاہور اور احمدیہ یونین کلب (اے) کے درمیان ہوا - جس میں لوورز کلب دو گول سے جیت گیا :-

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم کے چند ایمان افروز حقائق

مشکل قرآں نہ از ابناءِ دُنیا حل شود - ذوقِ آں مے داند آں مستے کہ نوشد آں شراب

۱ - وُہ جو اپنی نفسانی خواہشات کے پورا کرنے میں لگا رہتا ہے - وُہ سراسر اپنی بخکنی کرتا ہے - اور نہ صرف جسم کو ہلاکت میں ڈالتا ہے - بلکہ رُوح کو بھی ہلاک کرتا ہے - مگر وُہ جو راہ راست پر چلتا ہے - اور نفسانی جذبات کا پیرو نہیں ہوتا وہ نہ صرف اپنے بدن کو ہلاکت سے بچاتا ہے - بلکہ اپنی رُوح کو بھی نجات تک پہنچا دیتا ہے - قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا :-

۲ - ایک گاؤں میں سو گھر تھے - اور صرف ایک گھر میں چراغ جلتا تھا - تب جب لوگوں کو معلوم ہوا - تو وُہ اپنے اپنے چراغ لے کر آئے - اور سب نے اس چراغ سے اپنے چراغ روشن کئے - اسی طرح ایک روشنی سے کثرت ہو سکتی ہے - اسی طرف اللہ تعالےٰ اشارہ کر کے فرماتا ہے - وداعیا الی اللّٰہ وسراجا منیرا

۳ - انسان تو اپنی جان کا بھی مالک نہیں ہوتا - چہ جائیکہ وُہ دولت کا مالک ہو - ایک چمچہ شربت کا مزہ نہیں پا سکتا اگرچہ کئی بار اس میں پڑتا ہے - شیرینی ہاتھوں کے ذریعہ سے مونہہ تک پہونچتی ہے - لیکن ہاتھ شیرینی کا مزہ نہیں پا سکتے - اسی طرح جس کو خدا نے حواس نہیں دئے - وُہ ذریعہ بن کر بھی کچھ فائدہ نہیں اٹھاتا - اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ - صم بکم عمی فھم لا یرجعون -

۴ - ایک بڑی لذت چھوٹی لذت سے غنی کر دیتی ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب . . . . . ولذکر اللّٰہ اکبر :

۵ - (۱) ایمان بیج ہے (۲) نیک کام سینچنا ہے (۳) مجاہدات ہل ہیں جو جسمانی اور ظاہری طور پر کئے جاتے ہیں (۴) نفس مرتاض بیل ہے [illegible] (۵) [illegible] (۶) [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید اور جلسہ سالانہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے قلم سے

(۱) دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اس سال تحریک جدید کا مستقل فنڈ قائم کرنے کی وجہ سے اس کی مالی حالت بہت کمزور ہو گئی ہے۔ اس ماہ میں اس کے اخراجات چلنے بھی مشکل نظر آ رہے ہیں۔ حالانکہ بہت سی رقوم قرض بھی لی گئی ہیں ۞

(۲) ابھی دوستوں کے ذمہ پچاس ہزار کے قریب رقم باقی ہے۔ حالانکہ اکتوبر آ گیا ہے۔ اور وعدوں کے سال کا اختتام قریب ہے ۞

(۳) اگر دوست اپنے گزشتہ اور اس سال کے وعدوں کو پورا کر دیں تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے سب کام بلا روک ٹوک ہو سکتے ہیں ۞

(۴) یہ تحریک کی پہلی قسط کا آخری سال ہے۔ اور اس میں دوستوں کو خاص نمونہ دکھانا چاہیئے۔ تا اللہ تعالےٰ آئندہ قربانیوں کی توفیق دے ۞

(۵) شائد دشمن ہماری کمزوریوں کو دیکھ کر پھر حملہ آور ہوا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اسے بتا دیں۔ کہ اس کی امید وہم سے زیادہ نہیں ۞

(۶) کئی بڑی جماعتیں جیسے قادیان اور لاہور بہت پیچھے ہیں۔ میں انہیں خاص طور پر ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ بڑائی تعداد سے نہیں بلکہ قربانی سے ہوتی ہے۔ پس انہیں اپنی بڑائی کے قیام کے لئے بڑی قربانیاں دکھانی چاہئیں ۞

(۷) چونکہ بھولے ہوؤں کو یاد کرانا خاص ثواب کا موجب ہوتا ہے مخلص احباب کو چاہیئے کہ اپنے دوستوں کو ہوشیار کریں۔ اور وعدے پورے کرائیں۔ اس بارہ میں مرکزی دفتر جن احباب سے اعانت چاہے اس کی اعانت یقیناً ترقی درجات کا موجب ہوگی ۞

(۸) وقت کم ہے کام زیادہ ہے۔ پھر کیا معلوم دوسرا ثواب کا کام کرنے کی توفیق کسے ملے کسے نہ ملے۔ اس لئے آج ہی خدا کے دین کی حمایت کے لئے نکل کھڑے ہوں کہ جو کام میں پہل کرتا ہے۔ خدا اس کے لئے ثواب میں پہل کرتا ہے ۞

(۹) جلسہ سالانہ کی تحریک ہو چکی ہے۔ کئی سالوں سے یہ فنڈ مقروض چلا آتا ہے۔ دوست اس کو کامیاب کرنے کی بھی کوشش کریں ۞

اے خدا تو انکی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں ۞

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح ۔ یکم اکتوبر ۱۹۳۷ء

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت

قادیان ۱۳ اکتوبر یہ خبر نہایت مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ ۱۲/۱۳ اکتوبر کی درمیانی شب جناب مرزا رشید احمد صاحب خلف حضرت مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم کے ہاں خدا تعالےٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پڑپوتا اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا نواسہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ ہم اس ولادت پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبارکباد پیش کرتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ مولود کو اپنے خاندان اور تمام جماعت کے لئے مبارک بنائے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے بچہ اور زچہ کی حالت اچھی ہے ۞

اس خوشی میں آج دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور مرکزی سکولوں میں تعطیل کی گئی ۞

یوم التبلیغ کے متعلق رپورٹیں

شملہ ۱۰ اکتوبر۔ احباب جماعت کے چھوٹے چھوٹے گروپ بنائے گئے تھے۔ جنہوں نے شملہ کے بازاروں اور دور و نزدیک کی آبادی میں تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔

خاکسار فضل محمد خان سکرٹری تبلیغ

مزنگ لاہور۔ احباب جماعت نے دس وفود میں تقسیم ہو کر تبلیغ کی۔ ایک ہزار سے زائد ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ احمدی مستورات نے اعلیٰ پیمانہ پر الگ تبلیغی جلسہ کر کے غیر احمدی مستورات کو مدعو کیا۔ جو کافی تعداد میں شامل ہوئیں۔ مرزا محمد صفدر سکرٹری تبلیغ

لائلپور۔ احباب جماعت نے تبلیغ کی اور ٹریکٹ تقریباً دو صد تقسیم کئے۔ محمد یوسف سکرٹری انصار اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ شعبان ۱۳۵۶ھ

بندے ماترم گیت اور کانگرس

آل انڈیا کانگرس کمیٹی الہ آباد کے شعبۂ معاشیات و سیاسیات کی طرف سے بندے ماترم کے گیت کے متعلق جو بیان ہمارے پاس پہنچا ہے۔ اور جسے "الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں درج کر دیا گیا ہے۔ اس میں جہاں اس گیت کو "ثقیل غیر ہندوستانی زبان" کی وجہ سے ناپسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ اور کسی اور قومی ترانے سے بدل دینے کی امید دلائی گئی ہے۔ وہاں اس کی بہت کچھ تعریف بھی کی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"گیت کا پس منظر ایک نسبت سے کانگرس کے لئے تلخ ہے۔ لیکن خود گیت میں تو ایسی تلخی نہیں ہے۔ اسی طرح بندے ماترم کا فرقہ وارانہ پس منظر بھی مسلمانوں کے لئے تلخ ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمیں تو یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس گیت میں کونسی ایسی چیز ہے۔ جو ہمارے لئے تلخ ثابت ہو سکتی ہے۔ شروع سے اخیر تک گیت کو پڑھ جایئے۔ نہ کہیں دیویوں کا چرچا ہے۔ اور نہ کہیں بت پرستی کی تلقین۔ "ماں" جہاں کہیں کہا گیا ہے اُس سے مراد پینتیس کروڑ "اولاد والی" سرزمین ہندوستان ہے"۔

اس بارے میں کچھ عرض کرنے سے قبل ہم کانگرس کے شعبہ معاشیات و سیاسیات سے یہ کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ کسی چیز کو اس کے پس منظر سے علیحدہ کر کے دیکھنے کی تلقین بے سود ہے۔ کسی چیز کی خوبصورتی یا بدصورتی کا انحصار اس کے پس منظر پر ہی ہوتا ہے لہٰذا گیت کو اس کے متعلقات اور اس کی ایسوسی ایشنز سے الگ کر کے دیکھنے کا ارشاد ناقابل التفات ہے:۔

اسی طرح یہ بھی کوئی معقول عذر نہیں ہے۔ کہ گزشتہ ۱۹۰۵ء سے یہ گانا رائج ہے۔ لیکن آج تک کسی کی اسلامی حمیت کو اتنی ٹھیس نہیں لگی تھی۔ جتنی کہ آج لگ رہی ہے"۔ کیونکہ آج سے قبل کانگرس کی طرف سے کب کسی کے مونہہ میں زبردستی یہ گیت ٹھونسنے کی کوشش کی گئی۔ کہ اس کے خلاف آواز اٹھائی جاتی۔ کانگرس اپنے جلسوں میں اسے گاتی اور ان جلسوں میں وہی مسلمان شریک ہوتے۔ جو کانگرس کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہوتے۔ وہ کس طرح اس کے خلاف کچھ کہہ سکتے تھے۔ اب جبکہ کانگرسی وزارتوں نے اس گیت کو سرکاری گیت بنانے اور مسلمان ممبروں کو بھی اس میں شریک ہونے کے لئے مجبور کیا۔ تو اس کے خلاف آواز بلند کی گئی:۔

دراصل "بندے ماترم" کا گیت بنکم چندر چیٹر جی کے ایک بنگالی ناول "آنند مٹھ" سے لیا گیا ہے۔ جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ یہ گیت ہندوؤں کی ایک خفیہ نیم مذہبی و نیم سیاسی سوسائٹی کا تھا۔ جو قریباً ۱۷۰ سال قبل بنگال میں مسلمانوں کی حکومت کو تباہ کرنے کے لئے سازشیں کیا کرتی تھی۔ اس ناول میں "مادر" کو ایک بُت کی شکل میں ظاہر کیا گیا ہے۔ جو وشنو کی بغل میں ہے۔ اور اس کے ساتھ لکشمی اور سرسوتی کے بُت ہیں۔ ناول کا ایک ہیرو ایک شخص بھوانندا نامی ہے۔ ناول کا ایک اور کردار مہیندرا ہے۔ اول الذکر شخص مؤخر الذکر کو اس خفیہ سوسائٹی میں شامل کرنے اور "مادر" کو مسلمانوں کے قبضہ سے چھڑانے کی تلقین کرتے ہوئے ایک مندر میں لے جاتا ہے۔ جہاں اسے "مادر" کے "درشن" کرائے جاتے ہیں۔ مندر کا پجاری مہیندرا کو مخاطب کر کے کہتا ہے "یہ ہماری مادر ہے۔ اور ہم اس کے بچے ہیں"۔ اس کے بعد مہیندرا کو ایک اور خوبصورت مجسمہ دکھایا جاتا ہے۔ اور پھر اسے ایک اور کمرے میں لے جا کر کالی کے تاریک اور مہیب بُت کی زیارت کرائی جاتی ہے۔ اور اسے بتایا جاتا ہے۔ کہ پہلے "مادر" اُس خوبصورت بت کی طرح تھی۔ مگر اب مسلمانوں کی غلامی کے باعث اِس سیاہ اور مہیب بُت کی طرح بن گئی ہے۔ اس پر "مادر" کے "بیٹے" بندے ماترم کا گیت گا کر اسے مخاطب کرتے۔ اور اس کے سامنے سر جھکاتے ہیں اور اسے آزاد کرانے کی قسم لیتے ہیں۔ اسی طرح تمام نئے شامل ہونے والوں سے قسم لی جاتی ہے جب بہت سے لوگ بھرتی کئے جاتے ہیں۔ تو انہیں گروہوں کی شکل میں مسلمانوں کو لوٹنے اور ان کے گھروں کو آگ لگانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ بطور مثال ہم کتاب کے حصہ سوم باب آٹھ کی ایک عبارت کا ترجمہ پیش کرتے ہیں:۔

"اس کے بعد بہت شور و غل برپا ہوا۔ بعض نے بلند آواز سے کہا۔ Nere (مسلمانوں کو ازراہ حقارت اس نام سے پکارا جاتا تھا۔) کو مارو بعض نے "بندے ماترم" کا شور مچایا بعض چلائے۔ برادر! کیا وہ وقت آئے گا۔ جبکہ ہم مسجدوں کو توڑیں گے۔ اور ان کی جگہ رادھا مادھو کے مندر تعمیر کریں گے.......... اور اکثر اوقات بندے ماترم کے گونجتے ہوئے نعرے بلند ہوتے تھے"۔

غرض ناول کی تمام تر کہانی اور اس کی فضا مسلمانوں کے خلاف جذبات نفرت سے لبریز ہے۔ اور اس میں "مادر" کا تصور تمام ہندوستانیوں کی مشترکہ زاد بوم نہیں۔ بلکہ صرف ہندوؤں کا مندر۔ ان کا مذہب اور ان کی سیاست ہے۔ لیکن اگر ہم بندے ماترم کے گیت کو اس کتاب سے جس میں سے وہ لیا گیا ہے الگ کر کے بھی دیکھیں۔ تب بھی یہ ظاہر ہے۔ کہ اس میں چونکہ "مادر" کو ہندوؤں کی مورتیوں کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ جن کے سامنے سر جھکانے کو مسلمان شرک یقین کرتے ہیں۔ اس لئے وہ مسلمانوں کے نزدیک ہرگز قابلِ قبول نہیں ہے:۔

القصہ یہ گیت قومیت کے جذبات کو برانگیختہ کرنے کی بجائے شدید فرقہ پرستی اور تعصب کے احساسات کو بیدار کرنے والا۔ اور مشرکانہ اور بت پرستانہ رنگ میں رنگا ہوا ہے۔ اور ایسی زبان میں ہے۔ جو ہندوستان کے ایک بہت بڑے حصہ میں نہ سمجھی جاتی ہے اور نہ بولی جاتی ہے۔ لہٰذا اسے قطعاً قومی ترانہ نہیں بنایا جا سکتا۔ قومی ترانہ ہونا چاہیئے۔ لیکن ایسا جو تمام اقوام کے دلوں میں یکساں طور پر صحیح حب الوطنی کے جذبات پیدا کرے۔ اور ایسی زبان میں ہو۔ جسے تمام ہندوستانی یا اکثر ہندوستانی سمجھ سکیں ہمیں توقع ہے۔ کہ کانگرس نہ صرف مسلمانوں کے مطالبہ کے پیش نظر بلکہ ملک میں صحیح قومیت کے جذبات پیدا کرنے کے لئے "بندے ماترم" کی جگہ کوئی اور قومی ترانہ اختیار کرے گی۔ اور جیسا کہ کانگرس کے مذکورہ بیان میں سیماب اکبر آبادی اور بعض دوسرے شعرا کی موصولہ نظموں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کسی موزوں۔ لطیف اور جامع اردو نظم کے انتخاب سے یہ تمام قضیہ نپٹا دے گی:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت اور ڈکٹیٹرشپ میں مابہ الامتیاز

ایک مرسل کی وفات کے بعد اس کی جماعت کے شیرازہ کو منتشر ہونے سے مصئون رکھنے کے لئے اور ان مقاصد کی تکمیل کی غرض سے جن کے لئے نبی مبعوث ہوتا ہے۔ اس کی جماعت کے افراد غور و خوض کے بعد اس ممتاز شخصیت کو جس کے متعلق ان کے قلوب گواہی دیں۔ کہ ان کی زمام قیادت سنبھالنے کے لئے ان میں سے اس سے زیادہ موزون کوئی اور نہیں منتخب کر کے اس کی بیعت کرتے ہیں۔ یعنے اپنا سب کچھ اسے سونپ دینے کا عہد کرتے ہیں ؛

اس کے علاوہ انتخاب خلافت کے لئے ایک اور طرز بھی مروجی ہے۔ کہ خلیفہ وفات سے قبل اس شخص کے متعلق جس کی نسبت اسے یقین ہو۔ کہ خلافت کا بوجھ اٹھانے کے لئے وہ موزون ترین شخصیت ہے وصیت کر جائے۔ کہ وہ اس کی وفات کے بعد اس کی اطاعت کا جوأ اپنی گردن پر رکھ لیں۔ تب خدا ان لوگوں کے دلوں میں یہ یقین پیدا کر دیتا ہے کہ مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے لئے اس لمحہ ان سب میں سے یہی انسب ہے۔ وہ بحیثیت جماعت طریق انتخاب کو استعمال کرنے کی بجائے اسی امر میں سعادت دارین یقین کرتے ہیں۔ کہ تمام اختیارات کو خلافت کی خاطر قربان کر دیں۔ کیونکہ ترقیات ایک شخص کے ہاتھ پر بعیت کر کے اس کو سب اختیارات قیادت وسعادت دے دینے ہی میں مضمر ہیں ؛

ان دنوں بھی بعض ممالک کے لوگ اپنی ترقیات کا راز اسی میں سمجھتے ہیں کہ ایک فرد کو راہ نما بنا کر اس کے پیچھے ہو لیں۔ لیکن چونکہ ان کے منتخب کردہ راہ نما خدا تعالےٰ کی راہ نمائی سے محروم ہوتے ہیں۔ اس لئے اس اصل کے قائل ہونے کے باوجود وہ جمہوریتوں سے قوی ہوں تو ہوں۔ لیکن ان فیوض سے متمتع نہیں ہو سکتے۔ جن سے خلیفۃ اللہ کے متبع مستفید ہوتے ہیں ایسے منتخب افراد ڈکٹیٹر کہلاتے ہیں مثلاً اٹلی میں ان دنوں مسولینی جرمنی میں ہٹلر اور آسٹریا میں شوشنگ ہیں ان ممالک کے لوگ ان اشخاص کی قیادت میں ترقیات کی راہوں پر گامزن ہیں۔ اور اپنے تئیں جمہوریتوں سے برتر اور اعلےٰ خیال کرتے ہیں۔ لیکن ان کی ترقیات صرف دنیاوی امور تک ہی محدود ہیں۔ روحانیت سے انہیں مس نہیں۔ اور بینا آنکھ ان کی کمزوریوں اور نقائص کو دیکھ رہی ہے۔ جو خلافت سے منسلک ہونے کے بغیر رفع نہیں ہو سکتیں ؛

اکثریت اپنی زمام قیادت مدت معین تک کے لئے ڈکیٹر کے ہاتھ میں دے دیتی ہے۔ کہ ان سے جس طرح چاہے کام لے اور ان کے لئے ترقیات کے دروازے کھولے۔ اس لئے اس کی زیادہ تر توجہ افواج اور اسلحہ مہیا کرنے کی طرف رہتی ہے۔ اور وہ دیگر اقوام کے مقبوضات پر قبضہ کرنا اپنے لئے مباح خیال کرتا ہے۔ تا اس کے اپنے ملک کے لوگ خوشحال ہوں گو ڈکٹیٹرشپ بظاہر خلافت سے مشابہت رکھتی ہے لیکن دراصل خلافت کی شان ڈکیٹرشپ سے بہت بڑھ کر ہے۔ جو موازنہ ذیل سے واضح ہے۔

(۱) متبعین خلافت خلیفہ کے ہاتھ پر بعیت کرتے ہیں۔ گویا وُہ خلیفۂ وقت کے پاس سبھی کچھ بیچ کر اس سے نجاتِ اخروی کا سودا کرتے ہیں۔ اس بعیت کے بعد کوئی چیز بھی ان کی نہیں رہتی ؛

لیکن ڈکیٹر کے تقرر و انتخاب کے وقت لوگ اس کی بعیت نہیں کرتے۔ وہ اپنی مرضی اس کے لئے قربان نہیں کرتے۔ وُہ ڈکٹیٹر کے بالمقابل اپنی رائے کے اسی طرح دعویدار رہتے ہیں۔ جس طرح اس سے قبل۔ انہوں نے مومنین کیطرح کامل اطاعت کا جوأ نہیں اٹھایا ہوتا ڈکٹیٹر ہر آں اکثریت اور رائے عامہ سے خائف رہتا ہے۔ اور انہیں خوش رکھنے میں کوشاں۔ کیونکہ رائے عامہ جب بھی چاہے۔ اس کے خلاف علم بغاوت بلند کر کے اسے معزول کر سکتی ہے ؛

۲۔ ڈکٹیٹر مدتِ معین تک کے لئے مقرر کیا جاتا ہے۔ اس عرصہ کے گزرنے پر اگر لوگ یہ مناسب سمجھیں کہ کچھ عرصہ کے لئے اور اُسے منصب ڈکٹیٹرشپ پر فائز رہنے دیا جائے تو وہ رہ سکتا ہے مگر خلیفہ کا انتخاب اس کی ساری زندگی تک کے لئے ہوتا ہے۔ کیونکہ مومنین سے انتخاب کرانے کے بعد خدا اُسے اپنی پناہ میں لے لیتا ہے۔ اور خود اس کا محافظ بن جاتا ہے۔

۳۔ ڈکٹیٹرشپ کا میدانِ عمل خلافت کی نسبت نہائت ہی تنگ ہے۔ جہاں ڈکٹیٹر صرف ایک چھوٹے سے ملک یا علاقہ کی بہبود کا ذمہ لیتا ہے خلیفہ اکناف واطراف عالم کی فلاح کا بیڑا اٹھاتا ہے۔ اس کے دل میں ایک تڑپ ہوتی ہے۔ اس کے سینہ میں ہمدردیٔ خلائق کا ایک جوش ہوتا ہے۔ دنیوی مشکلات کی قطعاً پروا نہ کرتے ہوئے اور خدا پر توکل کر کے وہ مرد خدا اپنے سپاہیوں کے مختصر سے دستے سے کفر وضلالت کا مقابلہ کرتا ہے۔

۴۔ خلافت کی ذمہ داریاں ڈکٹیٹرشپ کے بالمقابل نہائت ہی اہم ہیں ڈکٹیٹر اپنے ملک کی سیاسی اور اقتصادی مشکلات کے حل کا ذمہ لیتا ہے۔ مگر خلیفہ وہ روحانی۔ اخلاقی اور معاشرتی غرضکہ ہر پہلو سے اصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۵۔ خلافت کا تعلق براہ راست خدا تعالےٰ سے ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ ہی کا فضل اور رحم ہوتا ہے جو آڑے وقت وابستگانِ خلافت کو ہلاکت سے بچاتا ہے۔ ہاں وہ زندہ خدا ہی ہوتا ہے۔ جو انہیں نہائت ہی کمزور حالت سے نکال کے طاقتور بنا دیتا ہے۔ اور لاتعد تائیدات سے اپنے زندہ ہونے کا ثبوت دیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے کرم کے زیر سایہ اور خلیفہ کی راہنمائی میں مومنین منازل ترقی طے کرتے ہوئے اس مقصد کو حاصل کر لیتے ہیں جو انسانی پیدائش کا مدعا ہے۔ لیکن روحانی دنیا سے بے بہرہ مادہ پرست ڈکٹیٹر کے تمام عزائم کی بنا رعقلِ انسانی پر ہوتی ہے۔ مگر انسان کی طاقتیں کیا اُس کی عقل کیا ان محدود طاقتوں اور اس ناقص عقل کے نتائج کے محدود ہونے میں کسے شبہ ہو سکتا ہے۔

۶۔ ڈکٹیٹر کو دوسروں کی خوشحالی ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ وُہ اپنے دل میں ان کے خلاف جذبات نفرت رکھتا ہے شائد وُہ تمام ترترقیات کو اپنے لئے ہی مقدر سمجھتا ہے۔ اسی لئے بغیر اس کے کہ دوسرے ممالک کسی جرم کے مرتکب ہوں۔ اس کا دل ان کے خلاف جذبات سے لبریز ہوتا ہے لیکن خلیفہ کی ذات والا تبار جذبات اخوت وہمدردی سے مملو ہوتی ہے اور وُہ اپنے پیراؤں میں یہ رُوح پھونکنے کے لئے کوشاں ہوتا ہے۔ اس کی کامیابیاں اس کے دل میں عجب کے خیالات پیدا نہیں کرتیں۔ بلکہ اسے خدا تعالےٰ کے حضور اور زیادہ جھکاتی چلی جاتی ہیں کیونکہ وہ انہیں اپنی مساعی کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ ہی کی عطا کردہ سمجھتا ہے۔ گویا ہر نئی کامیابی اسے زیادہ عاجز اور زیادہ منکسر المزاج بنادیتی

ہے جس کے نتیجہ میں اس کا ہر قدم تقویٰ کی بلند منازل طے کرنے کے لئے اٹھا ہوا ہوتا ہے ؛
خاکسار۔ [illegible] مولوی فاضل

75

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین کا بے اصولا پن

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق قرآنی شہادت کا انکار

از میاں محمد سعید صاحب سعدی۔ لاہور

غیر مبایعین یوں تو بڑی شد ومد سے پابند اصول ہونے کے دعویدار بنتے ہیں۔ لیکن ان کی تحریرات کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ تو ہر وہ شخص جو کچھ بھی علمی مذاق رکھتا ہے۔ اس نتیجہ پر پہونچنے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ غیر مبایعین اپنے عقائد کے بے اصولا پن میں واقعی یکتائے زمانہ ہیں۔ کیونکہ ان مدعیان پابندِ اصول کی کوئی ایک بات بھی تو ایسی نہیں۔ جس میں ایک فیصدی بھی اصول کی پابندی ثابت ہوسکے۔

میرا یہ دعوٰے بے ثبوت نہیں۔ بلکہ میرے پیش نظر قریباً چالیس ایسے نظائر ہیں۔ جو بدیہی طور سے غیر مبایعین کے بے اصولا پن کو ثابت کرتے ہیں۔ اور اصل بات تو یہ ہے۔ کہ ہمیں ابھی تک یہ بھی معلوم نہیں ہوسکا۔ کہ ان لوگوں کے عقائد کی بنا کیا ہے۔ اگر کہو۔ کہ ان کے تمام عقائد کی بنار قرآن شریف ہے۔ تو میں تحدی سے کہتا ہوں۔ کہ نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ اگر غیر احمدی علمار نے مسئلہ حیات و ممات مسیح علیہ السلام میں قرآن شریف کو پس پشت ڈال کر روایات کو مقدم کرلیا اور اپنے عقائد کی بنار ظنی امور پر رکھ لی۔ تو غیر مبایعین نے مسئلہ نبوت مسیح موعود علیہ السلام میں قرآن شریف کو نظر انداز کرکے اپنے عقیدہ کی بنیاد محض قیاسات اور تاویلات رکیکہ اور استنباطات لایعنی پر رکھ دی۔ چنانچہ اس مضمون میں یہی بات بدلائل پایۂ ثبوت تک پہونچائی جاتی ہے۔

قرآن کریم سے مسیح موعود کے نبی ہونے کا ثبوت

اگر غیر مبایعین کے اس عقیدہ کی بنار قرآن شریف ہوتا۔ تو یقیناً وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہماری طرح حقیقی نبی مانتے۔ کیونکہ قرآن مسیح موعود کا نام نبی اور آپ کا مقام اور منصب نبوت قرار دیتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"مجھے بتلایا گیا ہے۔ کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے۔ اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے۔ کہ هو الذی ارسل رسوله بالهدٰی ودین الحق لیظهره علی الدین کله۔" (اعجاز احمدی صک)

پھر فرمایا:-

"مبشرًا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد۔ مگر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فقط احمد ہی نہیں۔ بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال اور جمال۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔" (ازالہ اوہام ص۶۷۳)

غیر مبایعین کی قرآن سے روگردانی

حوالہ جات مندرجہ بالا سے یہ امر تو قطعی طور پر پایۂ ثبوت تک پہونچ جاتا ہے۔ کہ قرآن شریف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسیح اللہ۔ اور رسول اللہ کے عالی نام۔ اور نبوت و رسالت کے عالی مقام اور منصب سے نامزد کرتا ہے۔ اب اگر قرآن شریف میں مسیح موعود کا ذکر ہے۔ اور یقیناً ہے۔ جیسا کہ حوالہ جات مندرجہ بالا سے ظاہر ہے۔ تو مسیح موعود کا مسیح موعود کے نام سے قرآن میں ایک جگہ بھی ذکر نہیں کیا گیا۔ بلکہ "رسول" اور "نبی" کے نام سے نامزد کیا گیا ہے۔ ہاں قرائن ایسے قوی رکھے گئے ہیں۔ کہ اس "رسول" اور "نبی" سے مراد سوائے مسیح موعود کے اور کوئی نہیں ہوسکتا۔ پس اگر غیر مبایعین میں کچھ بھی قرآنی شہادت کی وقعت ہوتی۔ اور اگر وہ اپنے عقائد کی بنا فی الحقیقت قرآن شریف پر رکھتے اور اگر ان کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان "قرآن مقدم است بر ہر شئے" کچھ بھی واجب الاطاعت سمجھا جاتا۔ تو ممکن نہ تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی تسلیم کرنے میں رائی برابر بھی اپنے اندر قبض پاتے۔

پس اگر غیر مبایعین کے عقائد کی اصل بنیاد قرآن شریف پر ہوتی۔ تو اس کا لازمی نتیجہ تو یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرآنی شہادت کی بنار پر منصباً حقیقی نبی تسلیم کرتے اور اگر بالفرض ان کے ہاتھ میں کوئی دلیل یقینی اور قطعی بھی (حالانکہ امر واقعہ ایسا نہیں) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے خلاف ہوتی۔ تو بھی خیالی مخالف دلائل کو سپرد خاک کرکے قرآنی شہادت کو بلا چون وچرا قبول کرلیتے۔ لیکن معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔

شہادت قرآنی کے بغیر کسی نبی کی نبوت ثابت نہیں ہوسکتی۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ بغیر شہادت قرآنی کسی گزشتہ نبی کا سچا نبی ثابت ہونا ہی بالکل محال اور غیر ممکن ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"یہود تو حضرت عیسٰے کے معاملہ میں... ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں۔ کہ ہم بھی اس کا جواب دینے میں حیران ہیں۔ بغیر اس کے کہ یہ کہدیں۔ کہ ضرور عیسٰے نبی ہے۔ کیونکہ قرآن اس کو نبی قرار دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی۔ بلکہ ابطالِ نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔" (اعجاز احمدی ص۱۳)

پھر فرمایا۔ "قرآن شریف حضرت عیسٰے کو سچا قرار دیتا ہے... یہود کے سخت اعتراض ہیں۔ جو ہم کسی طرح ان کو رفع نہیں کرسکتے۔ صرف قرآن کے سہارے ہم نے ان کو (نبی) مان لیا ہے... اور بجز اسکے اسکی نبوت پر ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں۔ عیسائی تو ان کی خدائی کا رونا رو رہے ہیں۔ لیکن یہاں ان کی نبوت بھی ثابت نہیں ہوسکتی۔" (اعجاز احمدی ص۱۴)

ان الفاظ سے صاف اور صریح ثبوت ملتا ہے۔ کہ ایک مومن کے نزدیک قرآنی شہادت کے سامنے کروڑہا مخالف سے مخالف دلائل اور قوی سے قوی اعتراضات کی کچھ بھی وقعت نہیں۔

نبوت مسیح موعود اور غیر مبایعین

جب حضرت عیسٰے علیہ السلام کو ہم صرف قرآن کے سہارے سے نبی برحق تسلیم کرتے ہیں۔ اور بجز قرآنی شہادت کی دلیل کے حضرت عیسٰے کی نبوت کا ثابت ہونا ہی بالکل ناممکن اور محال ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نبی برحق ہونے پر قرآنی شہادت کی قطعیت غیر مبایعین کے نزدیک بے وقعت ٹھہرے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود کی نبوت حقہ کے برخلاف تو غیر مبایعین کے ہاتھ میں یقیناً کوئی ایسی ہی دلیل بھی نہیں۔ جس کا کما حقہٗ رد نہ کیا گیا ہو۔ اور حضرت عیسٰے علیہ السلام کی نبوت کے ابطال میں تو یہود کے پاس ایسے قوی دلائل ہیں۔ جن کا رد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے مصلح اعظم کو بھی مشکل نظر آیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس غیر مبایعین کا بے اصولاپن بالکل عیاں ہے۔ وُہ اس طرح کہ حضرت مسیح ناصری کو نبی قرار دینے میں تو صرف قرآنی شہادت ہر ایک مخالف سے مخالف دلیل اور قوی سے قوی اعتراض کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بلاچون وچرا تسلیم کر لی جاتی ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبیٔ برحق تسلیم کرنے کے لئے وہی قرآنی شہادت جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے نبی برحق ہونے کا واحد ذریعہ ہے۔ غیر مبایعین کی نظر میں اتنی بھی وقعت نہیں رکھتی۔ جتنی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے خلاف غیر مبایعین کی کوئی لچر سے لچر بگفتن دلیل ؛

قرآن ایک ہے نبی اور رسول کے الفاظ ایک ہیں قرآنی شہادت ایک ہے۔ پھر باوجود ایک ہی وجہ اور ایک ہی اصول کے ہوتے ہوئے جب غیر مبایعین کے ہاں وُہ اصول ایک کی نسبت کچھ اور معنی پیدا کر دیتا ہے۔ اور دُوسرے کی نسبت کچھ اور۔ تو خدارا بتلاؤ کہ غیر مبایعین کا یہ بے اصولاپن نہیں تو اور کیا ہے۔

پھر غیر مبایعین کا بے اصولاپن یہیں ختم نہیں ہو جاتا۔ بلکہ آگے بھی چلتا ہے۔ مثلاً دیکھئے ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الخ کی آیت میں رسول کا لفظ موجود ہے اور اس رسول سے مراد یقیناً اور قطعاً حقیقی نبی کے سوا کوئی مجازی نبی نہیں ہوسکتا۔ مگر غیر مبایعین کے نزدیک یہ آیت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت ہو۔ تو رسول سے مراد حقیقی رسول ہے۔ لیکن اگر مسیح موعود کی نسبت ہو۔ تو رسول سے مراد غیر حقیقی اور مجازی رسول یعنی غیر نبی محدث وغیرہ وغیرہ۔ ایک ہی آیت میں ایک ہی لفظ کو مجازی بھی قرار دینا اور حقیقی بھی ایسی بات ہے جو اپنے بے اصولے پن میں بے نظیر ہے سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ مسیح موعود کی نسبت اگر کسی آیت میں لفظ "رسول" آئے تو وُہ حقیقی سے مجازی کیوں ہو جاتا ہے۔ خدارا سوچو یہ قلب ماہیت کیوں ؟

کیا اکابرین پیغام کو واقعی مُطالبہ حلف منظور ہے ؟

خاکسار نے ۱۲ اگست ۱۹۳۷ء کے اخبار الفضل میں چند اکابرین پیغام سے حلف مؤکد بعذاب کا اس وجہ سے مطالبہ کیا تھا۔ کہ وہ ایک طرف تو اخبار پیغام میں بار بار لکھتے ہیں۔ کہ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد سے ذاتی بغض و عداوت نہیں۔ جو ہمارے نزدیک بالیقین غلط بات ہے۔ اور دوسری طرف جناب امیر سے کر ہر ادنےٰ ترین پیغامی تک ہمیشہ سے اولاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف زہر اگلتے رہتے ہیں۔ بلکہ آج کل تو بعض منافقوں کے اخراج کی وجہ سے سب غیر مبایعین کو بدزبانی کا ہیضہ ہُوا نظر آتا ہے۔ ہمارا مطالبہ یہ تھا۔ کہ اگر وُہ باوجود روزانہ اظہار بغض و کین کے یہ یقین رکھتے ہیں کہ واقعی ان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد سے ذاتی بغض و عداوت نہیں تو وُہ خدا تعالےٰ کے نام سے حلف مؤکد بعذاب اٹھائیں۔ ع

تا سیہ روئی شود ہر کہ درو غش باشد

مگر جیسا کہ ہم کو یقین تھا۔ کہ وُہ ہرگز ایسا کرنے پر آمادہ نہ ہوں گے۔ وُہ نہ ہوئے۔ اور اخبار پیغام میں لکھنے کو تو لکھ دیا۔ کہ ہم کو مطالبہ حلف منظور ہے۔ مگر اس کو ناممکن شرطوں سے بلاوجہ مشروط کر کے گریز کا ثبوت دیا۔ وہ دونوں شرطیں یہ ہیں۔ اول اگر حلف اٹھانے والے ایک سال کے اندر اندر خدا کی گرفت میں نہ آئے۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو اعلان کرنا ہوگا۔ کہ غیر مبایعین کو مجھ سے ذاتی عداوت نہیں۔ بلکہ محض صداقت کی خاطر وہ مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور وُہ اپنے تمام دعاوی سے دستبردار ہوں۔ دوم خاکسار اپنے عقائد موجودہ سے توبہ کر کے گروہ لاہور میں شامل ہو جائے ؛

حالانکہ ہم نے صاف طور پر لکھ دیا تھا۔ کہ اس سے صرف یہ بات ثابت ہوگی۔ کہ اس بارے میں غیر مبایعین کے دل میں جو کچھ ہے وہی ظاہر کر رہے ہیں۔ یعنے جو کچھ لکھ رہے ہیں اختلاف خیال سے لکھ رہے ہیں۔ عداوت کی وجہ سے نہیں۔ اور یہ بالکل صاف اور واضح بات تھی۔ ہماری نگاہ میں ان کا یہ اعلان سراسر باطل اور کذب صریح ہے۔ کہ ان کو اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے ذاتی رنج و عناد نہیں بلکہ ہمارے پاس ذاتی واقفیت کے علاوہ جو جناب امیر اور ان کے اکابرین سے جنوری سنہ ۱۹۰۱ء سے ہے۔ جس پر زائد از چھتیس سال گزر چکے ہیں۔ خود ان کی جماعت کے رکن اعظم اور معتمد انجمن اشاعت اسلام لاہور اور بقول ان کے خلیفۃ المسیح صوبہ سرحد خان بہادر مولوی غلام حسن خان صاحب کی شہادت موجود ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب کو حضرت امیر المومنین سے ذاتی بغض و عداوت ہے۔ چنانچہ اُن کی شہادت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ایبٹ آباد سے ۱۱ اگست ۱۹۳۷ء کو حاصل کر کے اخبار الفضل میں شائع کر چکے ہیں۔ اور اخبار پیغام کا ہر پرچہ اس کا شاہد ہے۔ کبھی احرار کو اکسایا جا رہا ہے۔ کبھی مولوی ظفر علی خاں کو کبھی مباہلہ والے مرتدوں کی ہمدردی کی جاتی ہے۔ کبھی شیخ مصری کی اور کبھی گورنمنٹ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف اکسایا جا رہا ہے۔ کبھی پبلک کو۔ اگر ذاتی بغض وکین نہیں تو عقائد میں تو ان کو غیر احمدیوں سے بھی اختلاف ہے۔ اور شیخ مصری بھی ان کے ہم عقیدہ نہیں۔ پھر ان کے خلاف کیوں اس طرح زہر نہیں اگلا جا رہا۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح کے خلاف اگلا جا رہا ہے۔ کیا یہ بیّن ثبوت ذاتی بغض و عداوت کا نہیں خدا کی قسم مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقاء میں سے ڈاکٹر بشارت احمد اور ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب ہرگز یہ حلف مؤکد بعذاب نہ اٹھائیں گے۔ اور اگر اٹھائیں گے تو ہرگز ہرگز خدائے غیور کے مواخذہ سے نہ بچیں گے

یہ مطالبہ حلف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نہیں کیا۔ پھر آپ سے مطالبہ کرنے کا پیغام کو کیا حق ہے۔ رہا خاکسار جس نے مطالبہ کیا ہے۔ سو میں خدا تعالےٰ کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ کہ میرا ایمان ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی اللہ ہیں۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کے تابع نبی۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سچے جانشین ہیں۔ میں غیر مبایعین کو عقائد کے لحاظ سے قطعاً باطل پر جانتا ہوں اور کسی صورت میں ان کے ساتھ مل نہیں سکتا۔ البتہ اس حلف مؤکد بعذاب سے اگر وُہ خدائی گرفت میں نہ آئیں جیسا کہ وہ خیال کرتے ہیں۔ تو میں انکے اختلاف کو اختلاف رائے خیال کرونگا اگرچہ ان کے عقائد کو پھر بھی باطل ہی یقین کرونگا۔ خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور

76

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کا ذکر بوڈاپسٹ کے ایک مشہور اخبار میں

بوڈاپسٹ کے ایک اور مشہور روزنامہ آمائی ناپ (AMAI NAP) نے سر چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کامرس منسٹر آف انڈیا کی بوڈاپسٹ میں آمد کے متعلق خبر شائع کرتے ہوئے اپنی ایک خاتون رپورٹر کا حسب ذیل مضمون شائع کیا ہے۔

کامرس منسٹر نے تجارتی امور کے متعلق بے شک اس جگہ گفتگو فرمائی۔ اور ہندوستان اور ہنگری کے درمیان تجارتی تعلقات کے امکان پر غور بھی کیا۔ لیکن آپ کی بوڈاپسٹ میں آمد کی حقیقی غرض اس سے بالکل مختلف تھی۔ سر چودھری ظفر اللہ خاں صاحب ہندوستان کی جماعت احمدیہ کے ایک ممتاز اور معزز رکن ہیں۔ اور آپ اسی حیثیت سے اس لئے بوڈاپسٹ تشریف لائے۔ کہ تا اس جگہ کے احمدی ممبروں سے مل سکیں۔

جماعت احمدیہ بوڈاپسٹ محمد ابراہیم صاحب ناصر کا مکان اجتماعات اور نمازوں کی غرض کے لئے استعمال کرتی ہے۔ یہ کمرہ صاف ستھرا اور نہایت سادہ ہے۔ ایک چارپائی ایک الماری کپڑوں کے لئے ایک الماری کتب کے لئے میز اور چند کرسیاں اس کمرے کا جملہ سامان ہے۔ اس جگہ محمد ابراہیم ناصر جو ایک خوش اخلاق۔ نوجوان سفید پاجامہ اور بھورے رنگ کے کوٹ میں ملبوس ہوتا ہے مقیم ہے۔ وہ ہنگری زبان فصاحت کے ساتھ بولتا ہے۔ اس نے احمدیہ جماعت کے متعلق میرے لئے یوں وضاحت کی۔

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت احمد تھے۔ جنہوں نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعوے فرمایا اور ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی بنیاد ڈالی آپ جمیع مسلمانوں کے انتظار کے وقت اسلام کے احیاء کے لئے مبعوث کئے گئے ۱۹۰۸ء میں آپ نے وفات پائی۔ لیکن جماعت آپ کے بعد بڑھتی چلی گئی۔ اور اب ایک کافی تعداد میں ہے۔

جماعت احمدیہ کا پہلا مبلغ ہنگری میں تقریباً دو سال کا عرصہ ہوا وارد ہوا جس کا نام حاجی احمد خان ایاز تھا میں اس کا جانشین ہوں۔ وہ اب پولینڈ میں کام کر رہا ہے۔

اس گفتگو کے بعد ہم نے ان سے کسی قدر تفصیل کے ساتھ حالات معلوم کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ لیکن وہ بغیر جواب دئے مسکرا دئے۔ پھر کہنے لگے جماعت کے افراد کی تعداد ایک راز ہے جو فی الحال ظاہر نہیں کیا جا سکتا۔

اس کے بعد میں نے ان سے اس امر کی اجازت طلب کی کہ کیا میں آپ کے اجلاس میں شمولیت اختیار کر سکتی ہوں۔ اور میں نو مسلمین کے ساتھ گفتگو کر سکتی ہوں؟ انہوں نے بہت خوشی کے ساتھ اجازت دے دی۔ لیکن سب سے زیادہ مشکل امر یہ ہے کہ احمدیوں کے ساتھ گفتگو کرنا کار دارد ہے وہ اپنے نام نہیں بتلاتے۔ ایک شخص جو رومی ٹوپی پہنے تھا اور جس کا نام بہت دلچسپ اربان مصطفےٰ ہے مجھ سے مخاطب ہوا

آخر جماعت کے افراد بہت بڑی تعداد میں آنے شروع ہو گئے۔ اور میں نے دیکھا یہ واقعی ایک مسلم اجتماع ہے۔ تین عورتیں اور باقی تمام مرد تھے۔ ان میں ایک چھوٹی سکول کی طالب علم بچی بھی تھی۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ تم اس جگہ کیوں آئی ہو؟ اس نے کہا میں احمدی ہوں اور میرا اس جگہ آنے کا حق ہے۔ لیکن علاوہ اس کے میرے والدین اس امر کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ میں اس جگہ آتی ہوں "

اس کے والدین دونوں احمدی ہیں۔ جو اس سے قبل پراٹسٹنٹ تھے۔ لڑکی فرسٹ مڈل کلاس میں تعلیم پاتی ہے۔ اور وہ پراٹسٹنٹ چرچ میں بھی جاتی ہے میں نے اس سے دریافت کیا۔ کہ کیا تمہارا پادری اس بات کو جانتا ہے۔ کہ تم مسلمان ہو۔ مجھے اس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

کیا عورتوں میں روح ہے

ایک پینتیس برس کی عمر کی عورت کے ساتھ جو میری گفتگو ہوئی اس کا خلاصہ یہ ہے۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ کیا عورتوں میں روح ہے۔ اور کیا قرآن میں کوئی ایسی تعلیم ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ عورت میں روح نہیں اس پر اس نے احتجاج کرتے ہوئے مجھے ایک بہت بڑی کتاب دکھائی۔ جس میں احمدیہ جماعت کی تعلیمات درج ہیں۔ لیکن میرے پاس اسقدر وقت نہ تھا۔ کہ اس دلچسپ مذہب کا مطالعہ کر سکتی اس لئے میں نے اس عورت سے دریافت کیا کہ تم کس طرح احمدی ہو گئی۔

میں روح میں اطمینان اور سکون نہیں پاتی تھی۔ محمد ابراہیم ناصر نے مجھے سوالات کے جواب اس خوبی سے دئے۔ کہ میں مطمئن ہو گئی۔ قرآن کریم کی تعلیمات کی میں بہت ممنون ہوں۔ کہ ان کے ذریعہ مجھے طمانیت قلب اور سکون روح میسر آیا۔

ایک بیس برس کا نوجوان دبلا بھورے بالوں والا میرے پاس آیا اس کی آنکھیں بھوری ہیں۔ اور جب وہ کلام کرتا ہے تو ان میں چمک پیدا ہو جاتی ہے۔ اس نے جماعت احمدیہ کے متعلق باتیں کیں"

"یہ مذہب دل کو تسکین دیتا ہے اور بھٹکتی ہوئی روح کو آرام۔ میں ہر تکلیف اور ہر نقصان کو برداشت کر کے تبلیغ اسلام کرنے کا تہیہ کر چکا ہوں۔ میں حضرت احمد کی تعلیمات کو دنیا میں پھیلاؤں گا۔ اسی لئے میں نے دن اور رات کوشش کر کے انگریزی زبان اور جرمن زبان سیکھی محض مذہب کی خاطر میں اپنے وطن کو چھوڑ رہا ہوں اور ایک غیر ملک میں مبلغ ہو کر اشاعت اسلام کیلئے جا رہا ہوں

میں اس سے دریافت کرتی ہوں کہ کیا وہ اس کام کے لئے کوئی رقم وصول کرے گا۔ سخت غصہ سے اس نے مجھ کو جواب دیا۔ "اس کام کے لئے میں ایک پیسہ تک نہیں لینا چاہتا کیونکہ یہ سب کچھ میں اپنے مذہب کے لئے کر رہا ہوں"

(نوٹ:۔ یہ دوست ہماری جماعت کے ایک مخلص نوجوان Engel Akhtar انگل اختر نامی ہیں جو بسلسلہ تبلیغ ہالینڈ جا رہے ہیں۔ خاکسار سے انہوں نے پوری محنت کے ساتھ باوجود اس بات کے کہ وہ ہفتہ میں ایک بار تشریف لا سکتے تھے۔ اسلامی تعلیمات اور قرآن کریم سیکھا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ان کو سفر کی اجازت مرحمت فرما دی ہے۔ احباب اس نوجوان کی کامیابی کے لئے بہت بہت دعا فرماویں۔ کہ یہ بہت مخلص اور سلسلہ سے محبت رکھنے والے نوجوان ہیں)

میں اس نوجوان میں بہت دلچسپی محسوس کرتی ہوئی معلوم کرنا چاہتی تھی کہ تعدد ازدواج کے متعلق وہ کیا رائے رکھتا ہے۔ اس نے کہا۔

ہاں میں تعدد ازدواج کی تائید میں ہوں۔ اگرچہ میں شادی شدہ نہیں ہوں اور ابھی تک شادی کا ارادہ نہیں۔ لیکن میں اس مسئلہ کو اسلامی طرز پر درست مانتا ہوں۔

اس نے ایک راز کا افشاء کر دیا معلوم ہوتا ہے وہ اس بات کو بھول گیا۔ کہ ایسا کرنے کی اسے اجازت نہیں۔ اس نے کہا میرے خیال میں اس وقت ہم چار سو کے قریب احمدی ہیں۔ انمیں سے ۷۰ ایسے ہیں جنہوں نے فارم بیعت کو پُر کر کے دستخط کئے ہیں۔

دو تین نوجوان نہایت عمدہ لباس زیب تن کئے ۲۵ اور چالیس سال کے قریب عمر کے ملے اور میں نے ان سے گفتگو کی انہوں نے بھی ایسا ہی بتلایا۔ کہ احمدیت نے ان کو امن اور روح سے بھر دیا۔ ایک شخص چھوٹی مونچھوں والا مجھے یوں کہنے لگا میرے آباؤ اجداد آرپاد کے ساتھ ہنگری آئے تھے تمام نے ہنگری فتح کرنے میں حصہ لیا تھا میں مشرکانہ عبادات میں حصہ لیتا تھا مگر یہاں تک کہ زندگی کے راستہ نے مجھے احمدیت پر قدم زن کر دیا۔ نماز شروع ہوئی۔ محمد ابراہیم ناصر میز کے قریب بیٹھ گئے۔ ہنگری کے بعض احمدیوں کو انہوں نے بلایا۔ انہوں نے

احمدیہ مسلم مشن شکاگو (امریکہ) اور اس کی تبلیغی سرگرمیاں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی مبلغ اور ان کی اہلیہ صاحبہ کا پرتپاک خیر مقدم اور اظہار اخلاص

(ایک نومسلم کے قلم سے)

احمدیہ مشن امریکہ کے مشہور رسالہ "مسلم سن رائز" کے اگست ۱۹۳۷ء کے پرچہ میں سسٹر ٹیٹس سمتھ (نور الاسلام) کا ایک مضمون مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت شائع ہوا ہے۔ جس کا ترجمہ قارئین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں دیا جاتا ہے۔

احمدیہ مسجد شکاگو کی سرگرمیوں کو مجمل طور پر بیان کرنے سے پہلے یہ بتانا باعث دلچسپی ہوگا۔ کہ مسجد کے اراکین ان اصحاب پر مشتمل ہیں جنہوں نے صرف گذشتہ چند سالوں میں ہی اسلام کو قبول کیا ہے۔ اور جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کو اپنی تمام سابقہ رسوم عادات اور رواجات کو ترک کر کے بالکل نئے طریق اختیار کرنے پڑے ہیں۔ اور یہ کوئی آسان بات نہیں۔ تاہم یہ امر موجب مسرت ہے کہ حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) کے ان مخلص پیروؤں نے اسلامی تعلیم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں ایک امتیازی حیثیت حاصل کی ہے۔

صوفی صاحب کا خیر مقدم

ہمارے مبلغ صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی ہندوستان میں ایک لمبی رخصت گزارنے کے بعد اور دنیا کے گرد ایک وسیع چکر لگاتے ہوئے۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۳۶ء کو شکاگو پہنچے۔ اس دفعہ ان کے ساتھ ان کی بیوی اور نو سال کی ایک چھوٹی لڑکی بھی تھیں۔ شکاگو کے مسلمانوں نے سٹیشن پر ان کا استقبال کیا اور السلام علیکم۔ الحمد للہ اور اللہ اکبر کے پُر مسرت کلمات سے ان کا خیر مقدم کیا۔ صوفی صاحب نے نہایت متانت اور خوشی و مسرت کے باعث چمکتے ہوئے چہرہ کے ساتھ اس خیر مقدم کو قبول کیا۔

اس کے بعد تمام احباب سیدھے مسجد کو گئے۔ اور وہاں نماز کے لئے جمع ہوئے۔ یہ خدا تعالے کی شکر گزاری کا موقع تھا۔ کیونکہ مسلمانوں کے دل فی الحقیقت اپنے مبلغ کو دوبارہ اپنے ہاں دیکھ کر جذبات تشکر سے پُر تھے۔

عید رمضان کی تقریب

یہ ایک عجیب اتفاق تھا۔ کہ صوفی صاحب ماہ رمضان کے آخری حصہ میں عید الفطر کی تقریب کے موقع پر جو کہ نہایت ذوق اور شوق سے منائی گئی۔ ہمارے درمیان تشریف لائے۔ صبح کو نماز عید کے بعد ہمارے امام صوفی صاحب نے ایک ہدایت پُر خطبہ پڑھا۔

جلسہ میں تقریر

اسی روز رات کو مسجد میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ لذیذ ہندوستانی حلوے اور امریکن کیکس سے جو مسلم خواتین نے تیار کئے تھے۔ مسلمانوں کی تواضع کی گئی۔ اس کے بعد صوفی صاحب نے اسلامی روزہ کی فلاسفی پر ایک لیکچر دیا۔ جو ہمارے لئے ایک روحانی غذا کا حکم رکھتا تھا۔ انہوں نے نہایت وضاحت کے ساتھ پُر اشتیاق حاضرین کے سامنے بیان کیا۔ کہ کس طرح اسلامی روزہ بعض جسمانی فوائد کے علاوہ نیکی اور ضبط نفس کے حصول میں انسان کی مدد کرتا قربانی کرنے اور بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کا سبق دیتا ہے اور اسے سکھاتا ہے۔ کہ کس طرح وہ اپنے اوقات کا ایک حصہ نماز اور دوسری روحانی عبادات میں صرف کر کے خدا تعالے کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔

احمدی خواتین کی آمد کا اثر خواتین میں

صوفی صاحب کی بیوی اور ان کی دختر کی آمد مستورات کے حلقہ میں بہت دلچسپی کا باعث ہوئی ہے۔ ان کی بیوی صاحبہ ہندوستان کی باشندہ ہیں۔ وہ دس سال تک اپنے والد کے ساتھ مشرقی افریقہ میں بھی رہی ہیں۔ اب وہ اپنے خاوند کے ساتھ امریکہ آئی ہیں تاکہ اس ملک کو اپنا تیسرا گھر بنائیں۔

احمدی خواتین کا جلسہ

۱۶ فروری ۱۹۳۷ء کو لجنہ اماء اللہ نے مسز بنگالی کے اعزاز میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ ایک نومسلم خاتون نے قرآن کریم سے ایک آیت تلاوت کی۔ اس کے بعد صدر لجنہ اماء اللہ نے اپنی اس بہن کو جس نے اپنے مکارم اخلاق کے باعث تمام خواتین کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ سپاسنامہ خیر مقدم پیش کیا۔ اس کے بعد بعض اور خواتین نے جو اپنے جذبات محبت و مسرت کے اظہار کے لئے جمع ہوئی تھیں ان کا خیر مقدم کیا۔ ایک بہن نے کہا۔ "محترم بہن لجنہ ہذا آپ کا صدق دل سے خیر مقدم کرتی ہے۔ ہم خدا کے فضل سے انتہائی کوشش کریں گی۔ کہ امریکہ میں آپ کا قیام آپ کے لئے خوشگوار اور پُر مسرت ہو۔" ان جذبات مودت کا مسز بنگالی نے موزوں جواب دیا۔ لجنہ اماء اللہ کا شکریہ ادا کرنے کے بعد کہا۔ "پیاری بہنو انسان نے خدا تعالے کو چھوڑ دیا ہے۔ وہ اس کے راستہ سے بھٹک گئے ہیں۔ تمام دنیا پر تاریکی چھا گئی ہے۔ امن جاتا رہا ہے اور اس کی جگہ فسادات نے لے لی ہے عین وقت پر خدا تعالے نے احمدیہ جماعت کو قائم کیا۔ تاکہ انسان کو دوبارہ خدا تعالے کے راستہ پر چلایا جائے اور اسے امن اور نجات دی جائے ہمارے لئے موقع ہے کہ ہم اسلام کی خدمت کر کے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام دوبارہ دنیا میں لائے۔ خدا اور انسان کی خدمت بجا لائیں۔ آؤ ہم اپنی زندگیاں اسلام کی خدمت کے لئے وقف کر دیں۔ کیونکہ اپنی زندگی کو بابرکت بنانے اپنے لئے اطمینان اور حقیقی خوشی حاصل کرنے اور دوسروں کے لئے اطمینان اور خوشی مہیا کرنے کا یہی بہترین ذریعہ ہے۔

ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اخلاص قوت اور ثابت قدمی سے اسلام کی خدمت بجا لائیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ ہماری امداد کے لئے آسمان سے فرشتے نازل کرے۔ آخر میں میں آپ سے التجا کرتی ہوں کہ دعا کریں اللہ تعالے ہمیں اس روشنی کے پھیلانے میں مدد دے جو ہم قادیان سے لائے ہیں۔"

عید الاضحیٰ کی تقریب

عرصہ زیر تبصرہ میں دوسری قابل ذکر تقریب عید الاضحیٰ کی تقریب تھی۔ اس روز صبح صوفی ایم۔ آر۔ بنگالی نے نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمٰعیل اور حضرت ہاجرہ کی انتہائی قربانیوں کا ذکر تھا آپ نے تلقین کی کہ مسلمانوں کو اپنے روحانی آباء کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔

بعد ازاں بعض لوگ ملنے کے لئے آئے۔ جنہیں مذہب اسلام کی خوبیاں بتائی گئیں۔ اس کے بعد بکرے کی قربانی دی گئی۔

شام کو صوفی صاحب نے ایک اور لیکچر دیا۔ جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے قصہ اور حج کی اہمیت کا ذکر تھا۔ لوگوں نے اس لیکچر کو بہت دلچسپی سے سنا چنانچہ بعض ترکی مسلمانوں نے جو لیکچر کے وقت موجود تھے اس امر کا اظہار کیا کہ حج کے موقعہ پر قربانی دینے کی اصل غرض کو انہوں نے آج پہلی دفعہ سمجھا ہے

77

دعوت طعام

اس کے بعد دعوت طعام دی گئی ترک۔ عرب۔ ہندوستانی اور امریکن ایک ہی چھت کے نیچے جمع ہوئے اس مجمع میں مختلف قوموں کے لوگ شامل تھے۔ لیکن مشترکہ مقصد کی وجہ سے تمام ایک ہی سلک میں منسلک تھے۔

احمدی مبلغ کے ہاں لڑکی کی ولادت

گذشتہ مہینوں میں ایک اور دلچسپ واقعہ صوفی صاحب کے ہاں لڑکی کی ولادت تھی۔ بچہ کی پیدائش کے ساتویں روز عقیقہ کی رسم ادا کی گئی۔ یعنی بچہ کے لئے ایک بکرے کی قربانی دی گئی۔ اس کے گوشت سے مسلم خواتین نے لذیذ کھانا پکایا۔ اور رات کو ایک دعوت دی گئی۔ دعوت کے بعد صوفی صاحب نے تجویز کرتے ہوئے اسلام میں تقدیس نکاح اور بچہ کی اہمیت کا ذکر کیا۔ یہ تقریر سامعین کے لئے بہت دلچسپ تھی۔ اور انہوں نے اسے ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔

تبلیغی سرگرمیاں

اس مضمون میں میں نے صرف احمدیہ مشن شکاگو کے بعض نمایاں واقعات کا ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ مسجد میں ہر ہفتہ چار بار اجلاس منعقد ہوتے ہیں۔ جمعہ کے روز نماز جمعہ کی ادائیگی کے علاوہ نومسلمین ہفتہ میں تین دفعہ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ قرآنی تعلیم کے لئے کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔ ان اجلاسوں میں اکثر اوقات غیر مسلم بھی شامل ہوتے ہیں۔ اور تمام نومسلم مختلف وقتوں میں اسلام کے متعلق لیکچر دیتے ہیں اسی نوع کی سرگرمیاں دوسرے شہروں کے مختلف مشنوں مثلاً کنساس سٹی۔ انڈیانا پولیس ڈیٹرائٹ کلیولینڈ اور پٹس برگ میں بھی جاری ہیں۔

جاوا میں تبلیغ احمدیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدیت روز بروز ترقی کر رہی ہے اور احمدی احباب نہایت جوش سے تبلیغ میں مصروف ہیں اس ماہ میں ۹ افراد داخل سلسلہ احمدیہ ہوئے۔ اور ان کی بیعت کے فارم پُر کر کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں روانہ کئے گئے۔ احباب دعا فرمائیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں انفرادی تبلیغ کا بھی بہت اچھا موقعہ ملا۔ علاوہ ازیں تین لیکچر ہفتہ وار عام تبلیغی جلسوں میں میں نے (۱) اخلاق (۲) نماز کی خوبیوں اور (۳) اسلام کی حقیقت پر دئے۔ ہر جلسہ میں لوگوں کی کافی تعداد موجود تھی۔ علاوہ ان لیکچروں کے ۱۲ ستمبر کو ایک خاص لیکچر طلباء کے سامنے دیا گیا۔ لا کالج اور میڈیکل کالج کے متعدد طلبا حاضر تھے۔ قریباً ۲ گھنٹہ میں نے "انسان اور مذہب" کے متعلق لیکچر دیا۔ بعد لیکچر بہت سے سوالات کئے گئے جن کے تسلی بخش جواب دئے گئے۔ ان میں سے بہت نے دوبارہ کلب ہاؤس میں تشریف لانے کا وعدہ کیا۔ اس لیکچر کے بعد کلب ہوس میں ایک اور لیکچر کا انتظام کیا گیا۔ لیکچر مسٹر محی الدین صاحب پریذیڈنٹ لسطلے نے دیا۔ پانچسو کے قریب احباب تشریف لائے اور سب نے نہایت امن اور شوق سے لیکچر سنا۔

اس ماہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمودہ دو خطبات کا میں نے ملائی زبان میں ترجمہ کر کے جماعت کو سنایا۔ علاوہ ازیں ۳۰ ورق کی ایک کتاب میں نے ملائی زبان میں مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود بروئے کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لکھی۔ بہت سے احباب نے اصلاح تحریر میں میری مدد فرمائی۔ جزاہم اللہ تعالیٰ انشاء اللہ تعالیٰ جلدی یہ کتاب شائع کر دی جائے گی۔

۲۰ ستمبر سے ۲۸ ستمبر تک جماعت بوگر کے چند احباب کے ساتھ مل کر میں نے ایک نئے علاقہ کا دورہ کیا اور ۵۰ میل کے قریب سفر پیدل طے کیا۔ ہر گاؤں میں رات کے وقت جلسہ منعقد کر کے صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق لیکچر دئے۔ پہلے دن بوگر سے "پسر ثلاثہ" پہنچے وہاں ایک رات ٹھہرنے کے بعد "چی ڈامر" چلے گئے۔ وہاں سے "پوراسیڈا" وہاں سے "لی ولیانگ" اور پھر "نساڈنگ" اور پھر وہاں سے روانہ ہو کر "جے سنگھا" پہنچے۔ ہر جگہ کافی تعداد میں احباب موجود تھے۔ مخالفوں نے کافی مخالفت کی۔ مگر ایک تحصیلدار اور ایک تھانیدار اور چند سپاہی ہر جلسہ میں حفظ امن کے لئے پولیس کی طرف سے چونکہ مقرر تھے۔ اس لئے ان کی مخالفانہ کوششیں کامیاب ہو سکیں۔ اس ایک ہفتہ کے مختصر سے دورہ کا بہت گہرا اثر ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلدی ان نئے علاقوں میں جماعتیں قائم ہو جائیں گی۔

اس دورہ میں دو سو کے قریب رسالے ہم اپنے ساتھ لے گئے تھے جو ہر گاؤں کے معززین کو دئے گئے۔ وہاں سے واپس آنے کے بعد میں نے سوکابومی۔ گانڈاسولی چانجر وغیرہ کا مختصر دورہ کیا۔ اور احباب کو پیغام حق پہنچایا۔ بعض احباب کو سلسلہ کا لٹریچر بھی دیا یہ بھی نیا علاقہ ہے۔ ابھی اس میں صرف چند احمدی ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت جلد بڑی جماعتیں قائم ہو جائینگی۔

غرض تمام جماعتیں تبلیغ حق میں مصروف ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نیک روحیں احمدیت کے نزدیک ہو رہی ہیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت باقاعدہ جاری ہے۔ اسی طرح ہر جماعت میں لوگوں کو مذہبی تعلیم دینے کے لئے کلاسیں قائم ہیں۔ جن سے احباب فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

جماعت کی مالی حالت کے کمزور ہونے کی وجہ سے ماہوار رسالہ ستار اسلام عرصہ سے بند ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہماری مشکلات کو دور فرمائے۔ تا پیغام حق کے پہنچانے میں آسانی اور سہولت پیدا ہو۔

خاکسار

عزیز احمد خاں مجاہد جاوا

احمدیہ ہوسٹل لاہور کیلئے سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت

چونکہ احمدیہ ہوسٹل لاہور کے موجودہ سپرنٹنڈنٹ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۷ء سے دوسری جگہ جا رہے ہیں اس لئے ہوسٹل کیواسطے نئے سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت درپیش ہے جو احمدی احباب اس عہدے کے قابل ہوں وہ اپنی درخواستیں بہت جلد نظارت تعلیم و تربیت میں بھجوا دیں۔ سپرنٹنڈنٹ کا ماہوار الاؤنس ۴۵ روپیہ تک دیا جا سکتا ہے اور اسکے علاوہ رہائش کیلئے ایک کوارٹر بھی ملتا ہے سپرنٹنڈنٹ کیلئے ضروری ہے کہ انگریزی خوان ہونے کے علاوہ دینیات اور تعلیم سلسلہ سے واقف ہو اور کالج کے طلبہ پر ضبط رکھنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق کیساتھ درخواستیں بھجوائی جائیں۔ ناظر تعلیم و تربیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انسداد بیکاری کے متعلق سوالات

حکومت پنجاب کی طرف سے تعلیم یافتہ بیکاروں کی بے کاری کو دور کرنے کے لئے جو کوشش ہو رہی ہے۔ اس کے سلسلہ میں ایک فہرست سوالات شائع کی گئی ہے۔ جس کا پہلا حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ ہر مقام کی احمدی جماعتوں کے ذمہ دار اصحاب کو اپنے ہاں کے متعلق ضروری واقفیت بہم پہنچانی چاہیئے

تعلیمیافتہ لوگوں میں بیکاری

۱۔ (I) مہربانی فرماکر مندرجہ ذیل مختلف اقسام کے تعلیم یافتہ لوگوں کے متعلق شمار و اعداد مہیا کیجئے۔

(ا) جنہوں نے ہندوستان کے اندر خالص ادبی تعلیم حاصل کی ہے

(ب) جنہوں نے قانون۔ میڈیسن (بشمول ویٹرنری) الیکٹریکل مکینیکل اور سول انجنیئرنگ اور زراعتی تعلیم وغیرہ کے پیشوں کی سندیں حاصل کی ہیں۔

(ج) جنہوں نے ہندوستان کے اندر کسی قسم کے تجارتی کاروبار کی (جس میں بنک بیمہ اکونٹنسی وغیرہ شامل ہیں) یا کسی صنعتی پیشہ کی ٹیکنیکل پیشہ ورانہ تعلیم حاصل کی ہے۔

(د) جنہوں نے فنون متذکرہ (ا)، (ب) و (ج) میں ممالک غیر میں تعلیم حاصل کی ہے۔

(II) اقسام بالا کے متعلق صوبہ کے تعلیم یافتہ مردوں اور عورتوں میں بیکاری کی موجودگی اور وسعت کے ثبوت میں آپ کون سے قابل اعتبار شمار و اعداد پیش کر سکتے ہیں

نوٹ:۔ (۱) جو اشخاص تعلیم تربیت وغیرہ کے لئے باہر گئے لیکن سند حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ ان کو (ا)، (ب)، (ج) میں شامل کیجئے۔

(۲) جو اشخاص خاندانی حالات کے آسودہ ہونے کی وجہ سے ملازمت کرنے کی خواہش یا پروا نہیں رکھتے۔ ان کو بیکاری کے شمار و اعداد میں شامل کرنے کی ضرورت نہیں

(۳) تعلیم یافتہ شخص سے مراد وہ شخص ہے۔ جس نے ورنیکلر مڈل سکول یا اس کے برابر کا یا اس سے بلند تر کوئی امتحان پاس کیا ہو۔

۲۔ آپ اس امر کے ثبوت میں کونسے شمار و اعداد پیش کر سکتے ہیں کہ وہ افراد جنہوں نے اعلےٰ یا خصوصی تعلیم حاصل کی۔

(ا)، ایسی ملازمت کرنے پر مجبور ہوئے جس کے لئے ایسی تعلیم غیر ضروری یا کسی طرح سے ناقص ہے۔

(ب) جس خاص پیشہ یا کام کو انہوں نے سیکھا۔ اس میں ملازموں کی بھرمار کی وجہ سے وہ معقول معاش پیدا کرنے کے ناقابل رہے۔

۳۔ کیا آپ کسی ایسی ملازمت سے واقف ہیں۔ جس میں مناسب تعلیم پائے ہوئے لوگوں کی بہم رسانی۔ مانگ کے مساوی نہیں ہے۔

۴۔ تعلیم یافتہ افراد کی بیکاری کو آپ کن اسباب سے منسوب کرتے ہیں؟ کیا آپ کا یہ خیال ہے۔ کہ بیکاری بڑھ رہی ہے؟ کیا آپ کے خیال میں بیکاری کے وجوہ حسب ذیل ہیں۔

(ا)، عام کساد بازاری

(ب)، خاندانی آمدنی میں کمی

(ج)، اخراجات زندگی میں زیادتی

(د)، کوئی اور خاص سبب؟

۵۔ آپ بیکاری کے دور کرنے یا اس کو کم کرنے کے لئے کیا علاج تجویز کرتے ہیں؟ کیا منجملہ دیگر امور کے آپ یہ چاہتے ہیں۔ کہ

(ا)، نظام تعلیم کی اصلاح کی جائے

(ب)، بعض پیشوں اور کاموں میں داخلہ پر پابندی عاید کردی جائے

(ج)، رفاہ عامہ کے کاموں کو وسعت دی جائے۔

غیر تعلیم یافتہ لوگوں میں بیکاری

۱۔ آپ غیر تعلیم یافتہ لوگوں میں بیکاری کی موجودگی و وسعت کے ثبوت میں کیا شمار و اعداد پیش کر سکتے ہیں۔

(ا)، زراعتی مزدور

(ب)، صنعتی مزدور

(ج)، دیگر قسم کی مشقت کرنے والے مزدور

(د)، چھوٹے چھوٹے دکاندار و پھیری والے لوگ۔

۲۔ ان جماعتوں میں بیکاری کی موجودگی اور زیادتی کو آپ کن اسباب پر مبنی سمجھتے ہیں۔

۳۔ ان جماعتوں کی بیکاری کو دور یا کم کرنے کے لئے آپ کیا علاج تجویز کرتے ہیں؟

موزوں اشخاص کی امداد

۱۔ کیا آپ ہر لحاظ سے تندرست لوگوں کے لئے جو ان حالات سے جن پر ان کو قابو نہیں ہے۔ بے بس ہوکر مناسب حال یا اور کسی قسم کی ملازمت حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کی امداد کی سفارش کرتے ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے۔ تو کیا ایسی امداد حکومت کی طرف سے دی جائے یا مقامی جماعتوں (لوکل باڈیز) کی طرف سے۔ کیا آپ اس مدعا کے لئے کوئی عملی سکیم تجویز کر سکتے ہیں؟ جو تجویز آپ پیش کریں اس کے مالی پہلو کی تشریح آپ مہربانی سے واضح طور پر بیان کردیں۔

۲۔ جو اشخاص بیماری کی وجہ سے عارضی طور پر بیکار رہ گئے ہیں کیا آپ ان کی امداد کی سفارش کرتے ہیں؟

تعلیم کے متعلق سوالات

۱۔ کیا آپ کے خیال میں گذشتہ ۱۵ سال کے دوران میں سرکاری۔ لوکل بورڈوں اور مذہبی سوسائیٹیوں کے کالجوں اور سکولوں کے ذریعہ خالص ادبی تعلیم اور بالخصوص اعلیٰ تعلیم میں جو بیشی ہوئی ہے۔ وہ صحیح قسم کی ترقی ہے۔

۲۔ کیا آپ کی یہ رائے ہے کہ طالب علم کسی خاص مقصد و مدعا کو پیش نظر نہیں رکھتے۔ بلکہ سرکاری ملازمت کے حصول کے خیال سے خالص ادبی تعلیم حاصل کرتے ہیں؟ اگر ایسا ہی ہے۔ تو آپ ان کے نقطۂ خیال کو بدلنے کے لئے کیا تدابیر تجویز کرتے ہیں۔

۳۔ کیا آپ کا خیال ہے۔ کہ اگر سرکاری ملازمتوں کی تنخواہیں گھٹا دی جائیں۔ تو خالص ادبی تعلیم کے حصول میں کمی پیدا ہو جائے گی۔

۴۔ کیا آپ کی رائے میں خالص ادبی تعلیم کے موجودہ نظام سے زراعتی اور دیگر جماعتوں کے نوجوان اپنے آبائی پیشے اختیار کرنے کے قابل نہیں رہتے

۵۔ بے کاری کو کم کرنے کی غرض سے کیا آپ نظام تعلیم میں ایسی تبدیلیاں تجویز کرتے ہیں۔ جن کی بنا پر خالص ادبی تعلیم پر ٹیکنیکل زراعتی یا صنعتی رنگ غالب آجائے۔ آپ کی رائے میں اس قسم کی تعلیم کس مرحلہ پر شروع ہونی چاہئیے۔

۶۔ کیا آپ کے خیال میں ایسے درسگاہوں کو ترقی دینا مفید ہوگا۔ جن میں اخبار نویسی اور دفتری کام وغیرہ کی تعلیم دی جا سکے۔

۷۔ تعلیم یافتہ نوجوانوں میں یہ جذبہ کیونکر پھونکا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے ان پڑھ ہم وطنوں میں نصیحتً اور عملی مثال تعلیم پھیلائیں۔

۸۔ کیا آپ دیہاتی اصلاح کی ترقی و توسیع کے لئے ایک موثر اور ارزاں نظام کار تجویز کر سکتے ہیں۔ جس سے کاروبار کا حلقہ وسیع ہو سکے۔

سکرٹری پنجاب۔ ان ایمپلائمنٹ کمیٹی لاہور

ضرورت ملازمت ایک نوجوان جن کی عمر ۲۴ سال ہے اور بی۔کام پاس کر چکے ہیں۔ ملازمت کے خواہشمند ہیں اگر کوئی دوست ان کو کسی سرکاری محکمہ یا بنک میں ملازم کرانے میں امداد فرما سکیں۔ تو مجھے بمعرفت [illegible] مطلع فرمائیں۔ ناظر امور عامہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب میں ناجائز اسلحہ سازی کے متعلق رپورٹ

لاہور ۱۲ اکتوبر پنجاب میں ۱۹۳۶ء کے دوران میں اسلحہ جات آتشین کی برآمدگی اور گمشدگی کے متعلق سرکاری طور پر دلچسپ اعداد و شمار شائع ہوئے ہیں۔ ان کے مطابق ۱۹۳۶ء میں پنجاب پولیس نے مندرجہ ذیل برآمدگیاں کیں۔

۵۳ بم ۵۳ رائفلیں۔ ۴۴ بندوقیں ۱ کاربائن (فوج میں استعمال ہونے والا ایک قسم کا آتشین اسلحہ) ۸۷ ریوالور ۴۷ پستول اور ۲۰۲ گولیاں و کارتوس ان میں سے ۴۱ رائفلیں ۹۱ بندوقیں۔ ۱ کاربائن ۱۴ ریوالور ۷۰ پستول اور ۲۹ بم دیسی ساخت کے تھے۔

اس سال کے دوران میں مندرجہ ذیل اسلحہ کے گم ہونے کی رپورٹ ملی ہے

۳ رائفلیں۔ ۱۵۰ بندوقیں۔ ۱۶ ریوالور ۱ رائفل بولٹ ۲۹۹ گولیاں اور کارتوس ۱۹ سیر بندوق کا بارود ۳۷ فیوز کے تار ضلع فیروزپور میں ۳۳ دیسی ساخت کے پستول اور ریوالور برآمد ہوئے۔ سب کے سب ۱۲ بور کے تھے اور زیادہ تر اسلحہ جات کاریگری کے اعلیٰ نمونے تھے۔ ضلع فیروزپور اس سال کے دوران میں دیسی ساخت کے بموں کے استعمال کے لئے مشہور تھا۔ اور ۳۷-۱۹۳۶ء میں انسپکٹر مادہ ہائے آتشگیر کے پاس معائنہ کے لئے ۴۴ بم بھیجے گئے۔ اس عرصہ میں دوسرے تمام اضلاع سے صرف ۱۷ بم معائنہ کے لئے موصول ہوئے۔

تحصیل عیسےٰ خیل (ضلع میانوالی) کو مستثنےٰ کئے جانے کے نتیجے کے طور پر ہر شخص ۱۲ بور کی بندوق بلا لائسنس رکھ سکتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ درہ کوہاٹ کی کئی دیہاتی فیکٹریوں سے اسلحہ جات خفیہ طور پر پنجاب میں درآمد کئے جا رہے ہیں حکام ضلع کی تجویز ہے کہ اس تحصیل میں اس استثنا کو منسوخ کرنے سے حالات بہتر ہو جائیں گے۔ اس سال پنجاب میں ۱۶۶ گپتیاں برآمد ہوئیں۔ اکتوبر میں ضلع جھنگ میں پولیس نے ایک رائفل پانچ بندوقیں اور بہت سی گولیاں برآمد کیں۔

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب بخشی شیر سنگھ صاحب بہادر ایڈیشنل سب جج صاحب ملتان

دعویٰ یا اپیل دیوانی ۵۵۸ ۱۹۳۶ء

مسمات کریم خاتون دختر ہدایت اللہ بیوہ چوہدری فتح محمد ذات کھوکھر سکنہ بیرون پاک دروازہ ملتان شہر مدعی

بنام

بابو غلام محمد وغیرہ مدعا علیہم

دعوےٰ ۲۴۶۰/ روپیہ بذریعہ نیلام جالندھر

بنام مسٹر ظہور محمد ولد بابو غلام محمد ذات نہابہ راجپوت سکنہ ملتان معرفت مولانا ظفر علیخان صاحب ایڈیٹر اخبار زمیندار لاہور۔ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی مسٹر ظہور محمد مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مسٹر ظہور محمد مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مسٹر ظہور محمد مذکور تاریخ ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو مقام ملتان حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔ (مہر عدالت) (دستخط حاکم)

اخبار فاروق کی خریداری پر انعام

یہ اخبار سلسلہ احمدیہ کا خالص تبلیغی پرچہ ہے جو قادیان سے مہینے میں چار دفعہ شائع ہوتا ہے۔ اس میں تمام اندرونی اور بیرونی مخالفین کے نہایت معقول اور دندان شکن جواب دیئے جاتے ہیں۔ یہ اخبار بائیس سال سے جاری ہے۔ اب اس کا نیا سال شروع ہونیوالا ہے۔ آئندہ اس کے صفحات بھی بجائے ۱۲ کے ۱۶ کر دیئے ہیں۔ لیکن چندہ وہی سابقہ چار روپیہ سالانہ رکھا گیا ہے۔ اس لئے جو خریدار اب اپنے نام جاری کرائیں ان کو مندرجہ ذیل کتابوں میں سے ایک روپیہ قیمت کی حسب پسند کتابیں مفت بطور انعام دی جائیں گی۔ یہ رعایت صرف دو سو خریداروں تک ہوگی۔ اس لئے آپ بہت جلد درخواست خریداری بھیجدیں۔ جو کتابیں آپ بطور انعام پسند کریں۔ وہ چار روپیہ چندہ اخبار میں وی پی کر کے بھیجی جائیں گی۔ محصولڈاک ان کا علاوہ ہوگا۔ وی پی وصول ہو جانے پر اخبار آپ کے نام سال بھر کیلئے جاری کر دیا جائے گا۔ انعامی کتابیں یہ ہیں۔ حمائل شریف معرا مجلد ایک روپیہ۔ تبلیغ رسالت مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دہم۔ ایک روپیہ۔ تنقید صحیح۔ فرقہ بابیہ کارد آٹھ آنہ تجلیات رحمانیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کا جواب چھ آنہ۔ بٹالوی کا انجام پانچ آنہ التنقید۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کا جواب تین آنہ چھوت کا بھوت مسلمانوں کی ترقی کا راز۔ دو آنہ۔ مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست خریداری جلد بھیجدیں تا ایسا نہ ہو۔ کہ دو سو خریداروں کی تعداد پوری ہو جائے۔ اور آپ محروم رہ جائیں۔

مینجر اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

شادی ہوگئی ——— آپ جو چیز چاہتے ہیں ——— وہ یہ ہے

مفرح یاقوتی

یہ مرد و عورت کیلئے تریاقی نہایت تفریح بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے۔ اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھایئے عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کیلئے اکسیر چیز ہے جس میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اسکی پانچ روپے قیمت سنکر نہ گھبرایئے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزا مثلاً سونا عنبر موتی کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان کہربا زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے روسا امراء و معززین حضرات کے بیشمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اس کے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور نشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں۔ جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (۵ء) میں ایک ماہ کی خوراک۔

دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیکنگ ۱۳ر اکتوبر۔ شدید بارش کے باوجود پیکنگ ہانکو ریلوے کے علاقہ میں جاپانی مقدمۃ الجیش نے مزید پیش قدمی کی ہے۔ اور وہ ینگسٹن پہنچ گیا ہے۔ ایک ماہ سے کم عرصہ کے دوران میں جاپانیوں نے پیکنگ ہانکو ریلوے کے علاقہ میں ۱۵۰ میل تک اور ٹینٹسن پوکو کے خط میں ۱۰۰ میل تک پیش قدمی کی ہے۔ جس کے نتیجہ میں پیکنگ کے جنوب کی طرف تقریباً ۱۳۸۰۰ مربع میل کا خطہ فوجی تسلط کے تحت لایا گیا ہے۔

شنگھائی ۱۳ر اکتوبر۔ برطانوی سفارت خانوں کی تین کاروں پر جو نانکنگ سے شنگھائی آ رہی تھیں۔ چھ طیاروں نے جو جاپانی بیان کئے جاتے ہیں۔ منگ ہانگ کے مقام پر گولے برسائے۔ لیکن کوئی شخص ہلاک یا مجروح نہیں ہوا۔ کاروں پر یونین جیک لہرا رہا تھا۔ برطانی حکام نے جاپانیوں کو اس واقعہ کی اطلاع دیدی ہے۔ جاپانیوں نے ایک کمیونکے شائع کیا ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ سفارتخانہ نے شنگھائی کی طرف کاروں کی روانگی کی کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔

میڈرڈ ۱۳ر اکتوبر۔ ایک ہفتہ کے سکون کے بعد کل میڈرڈ پر شدید گولہ باری کی گئی۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ پندرہ سے زائد گولے ایک گھنٹہ سے کچھ زائد عرصہ میں برسائے گئے۔

قصور ۱۲ر اکتوبر۔ ینگ مسلم ایسوسی ایشن قصور کے ایک سپاسنامہ کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے سر سکندر حیات خان وزیراعظم نے کہا "اب صوبہ میں آپ لوگوں کی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ کانگرس کی غلط بیانیاں ہمیں تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ لیکن ان لوگوں کی دیانت اور صداقت پر ضرور روشنی ڈالتی ہیں۔ جو ان غلط بیانیوں کے مرتکب ہوتے ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ کہ میری حکومت نے کانگرس کے خلاف تشدد کی پالیسی شروع کر دی ہے۔ البتہ جو شخص قانون کی حدود سے تجاوز کرے گا وہ قانون کی گرفت سے بچ نہیں سکتا۔"

گڑھدیوال ۱۲ر اکتوبر۔ پولیٹیکل کانفرنس میں بڑا کالیوں اور دوسرے سیاسی قیدیوں کی غیر مشروط اور فوری رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔

شملہ ۱۲ر اکتوبر۔ سر جان ٹام چیف جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ کے زیر اہتمام حادثہ بیہٹہ کی تحقیق ۱۹ر اکتوبر کو شروع ہوگی۔ پہلے چند ایام مقام حادثہ اور حادثہ کے متعلق دوسرے ڈبوں وغیرہ کے معائنہ میں صرف ہوں گے۔ شہادتوں کو قلمبند کرنے کا کام الہ آباد ہائی کورٹ میں ۲۵ اکتوبر کو شروع ہوگا۔

ناگپور ۱۳ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت سی۔ پی کا ارادہ ہے کہ صوبہ کے چھوٹے چھوٹے زمینداروں کو دو آنہ فی روپیہ تک فوری امداد دی جائے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ صوبہ کی نصف بیاتی آبادی ایسے زمینداروں پر مشتمل ہے۔ جن کے قبضہ میں ۵ ایکڑ سے ۱۰ ایکڑ تک زمین ہے۔ لہذا امید ہے کہ ایسے زمینداروں کو سب سے پہلے امداد دی جائیگی۔

لاہور ۱۲ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے۔ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کا آئندہ اجلاس ۶ر نومبر سے شروع ہوگا۔ جس میں بعض اہم بل پیش کئے جائینگے حزب المعارضہ کی طرف گورنمنٹ کی مزعومہ سختگیر پالیسی کے خلاف ریزولیوشن پیش کیا جائے گا۔

دمشق ۱۲ر اکتوبر۔ بیروت کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں امریکن قونصل جنرل کو کسی شخص نے گولی سے ہلاک کر دیا۔ تفصیلات کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

قاہرہ ۱۲ر اکتوبر۔ حکومت مصر نے فوجی اخراجات کے لئے ۱۰ لاکھ ۱۴ ہزار پونڈ کا ضمنی بجٹ منظور کر دیا ہے آج فوجی ہیڈ کوارٹرز میں سب سے پہلی مرتبہ یونین جیک کی بجائے مصر کا قومی جھنڈا لہرایا گیا۔ پرچم لہرانے کی رسم نحاس پاشا وزیراعظم نے ادا کی

امرتسر ۱۲ر اکتوبر۔ "زمیندار" ۱۴ر اکتوبر لکھتا ہے۔ کہ پنجاب میں کانگرس کے پراپیگنڈا کے لئے کانگرس نے احراریوں کی خدمات قیمتاً حاصل کی ہیں۔ گویا کانگرس نے احرار کے ضمیر و ایمان کو خرید لیا ہے۔ چنانچہ بعض سیم و زر کے بندے احراری ملازم رکھے گئے ہیں۔

برلن ۱۲ر اکتوبر۔ برلن کے رومن کیتھولک بشپ نے تمام پادریوں کو اطلاع دی ہے کہ آئندہ پادریوں کو جرمنی کے سکولوں میں مذہبی تعلیم دینے کی اجازت نہیں ہوگی۔ یہ حکم چرچ کے خلاف حکومت کے اقدام کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

امرتسر ۱۲ر اکتوبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۴ آنے ۶ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے کھانڈ دیسی ۸ روپے سے ۹ روپے ۸ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے ۶ پائی۔ اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے۔

گجرات ۱۲ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ لالہ موسیٰ پولیس نے ایک گاؤں سے جعلی سکے بنانے کا ایک کارخانہ گرفتار کیا۔ علاوہ جعلی سکوں کے چند سانچے بھی برآمد ہوئے۔ پولیس نے چند افراد کو زیر حراست کر لیا ہے اور تفتیش جاری ہے۔

بیت المقدس ۱۲ر اکتوبر۔ مفتی فلسطین نے جمعیۃ اقوام کے نام ایک تار روانہ کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے فلسطین میں جس جبر و تشدد کا استعمال کیا جا رہا ہے۔ اسے کوئی مہذب ملک اور قوم حق بجانب قرار نہیں دے سکتی عرب رہنماؤں کی گرفتاریاں اور جلا وطنیاں اور تلاشیاں اعراب فلسطین کے لئے مزید اضطراب کا باعث ہوئی ہیں۔ حکومت برطانیہ پر زور دیا جائے۔ کہ وہ اپنی موجودہ حکمت عملی کو ترک کر کے عرب رہنماؤں کو رہا کر دے۔

لکھنؤ ۱۲ر اکتوبر۔ کل آل انڈیا شیعہ پولیٹیکل کانفرنس کی سبجیکٹ کمیٹی کے اجلاس میں بحث و مباحثہ کے بعد فیصلہ کیا گیا ہے کہ کانفرنس کا نصب العین "درجہ نو آبادیات" کی بجائے "آزادی کامل" کر دیا جائے اس مسئلہ کو اب کھلے اجلاس میں پیش کیا جائے گا۔ سر وزیر حسن نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر تم سچے خیر خواہ وطن ہو تو اپنے دل میں قومیت کی بجائے فرقہ پرستی کو جگہ نہ دو۔ کمیونل ایوارڈ کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس سلسلہ میں کانگرس کا رویہ دیانتدارانہ ہے۔ مسلم لیگ کے متعلق کہا۔ کہ یہ جماعت تمام صوبوں کے مسلمانوں کی نمائندہ نہیں۔

بمبئی ۱۲ر اکتوبر۔ مسٹر مسانی نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں ایک ریزولیوشن پیش کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ جن صوبوں میں کانگرسی وزارتیں قائم ہیں حال کی اسمبلیوں کو قرار دادیں پاس کر کے اس خواہش کا اظہار کرنا چاہئے کہ ان صوبوں کے لوگوں کو خطابات اور تمغے نہ دئے جائیں وزارتوں کو ملک معظم تک اپنی یہ خواہش پہنچا دینی چاہئے کہ وہ خطابات اور تمغہ جات کے لئے سفارش نہیں کرینگے

ناگپور ۱۲ر اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سی پی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کبھی کسی قیدی کو انڈیمان نہ بھیجا جائے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ چھوٹے کاشتکاروں کو جن کی تعداد کل کاشتکاروں کا نصف ہے ۸ لاکھ روپیہ کی معافی دی جائیگی سی پی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں گورنمنٹ ممانعت شراب کا بل بھی پیش کرے گی۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی